بسم اللہ الرحمن الرحیم

# شہد کی مکھیوں کے کاٹنے سے کان میں سوراخ ہوگیا تو ایسے جانور کی قربانی ہو جائے گی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایسا جانور جسے شہد کی مکھیوں نے کاٹا ہو اور کان میں سوراخ ہو گئے ہوں، اس کی قربانی کا حکم؟

## جواب

حکمِ شرعی یہ ہے کہ جس جانور کا کان ایک تہائی (3/1) سے زائد کٹا ہو، اس کی قربانی نہیں ہوتی اور جس جانور کا کان ایک تہائی یا اس سے کم کٹا ہو، تو اس کی قربانی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اسی تفصیل کے مطابق اگر شہد کی مکھیوں کے کاٹنے سے جانور کے کان میں معمولی سوراخ ہوئے ہوں، جو کان کی ایک تہائی سے زائد نہ ہوں، تو اس جانور کی قربانی ہو جائے گی، البتہ بہتر ہے کہ قربانی کا جانور اس طرح کے معمولی عیب سے بھی پاک ہو اور اگر سوراخ اس قدر بڑے ہوں کہ کان کی ایک تہائی سے بھی زائد ہو، تو ایسے جانور کی قربانی نہیں ہوگی۔

**جس جانور کا کان کٹا ہو، اس کی قربانی سے ممانعت کے متعلق** حدیثِ مبارک میں ہے: "أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يضحى بعضباء الأذن والقرن" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کان اور سینگ کٹے جانے کی قربانی کرنے سے منع فرمایا۔ (سنن ابی داوٗد، جلد 3، صفحہ 98، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

**مذکورہ بالا حدیثِ مبارک کو بنیاد بناتے ہوئے، کان کٹے جانور کی قربانی کے حکم کے متعلق** بدائع الصنائع میں ہے: "وروي أنه عليه الصلاة والسلام نهى أن يضحى بعضباء الأذن۔۔۔ذكر في الجامع الصغير ينظر فإن كان الذاهب كثيرا يمنع جواز التضحية و إن كان يسيرا لا يمنع؛ لأن اليسير مما لا يمكن التحرز عنه إذ الحيوان لا يخلو عنه عادة، فلو اعتبر مانعا لضاق الأمر على الناس و وقعوا في الحرج۔۔۔وفي الجامع الصغير أنه إن كان ذهب الثلث أو أقل جاز وإن كان أكثر من الثلث لا يجوز" ترجمہ: مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کان کٹے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ "الجامع الصغیر" میں ذکر کیا گیا ہے کہ دیکھا جائے گا، اگر ضائع شدہ حصہ زیادہ ہو تو یہ قربانی کے درست ہونے میں مانع ہوگا اور اگر معمولی حصہ ضائع ہوا ہو، تو مانع نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معمولی نقصان سے بچنا ممکن نہیں، کیونکہ عام طور پر جانور اس سے خالی نہیں ہوتے، لہٰذا اگر معمولی عیب کو بھی رکاوٹ مان لیا جائے، تو لوگوں کے لیے تنگی پیدا ہو جائے گی اور وہ حرج میں پڑ جائیں گے۔ اور "الجامع الصغیر" میں یہ ہے کہ اگر ایک تہائی (3/1) یا اس سے کم حصہ ضائع ہوا ہو، تو قربانی جائز ہے اور اگر ایک تہائی سے زیادہ ضائع ہو چکا ہو، تو قربانی جائز نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد 5، صفحہ 75، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں : "اور جس کے کان یا دم یا چکی کٹے ہوں، یعنی وہ عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو، ان سب کی قربانی ناجائز ہے اور اگر کان یا دم یا چکی تہائی یا اس سے کم کٹی ہو، تو جائز ہے۔" (بہار شریعت جلد3، حصہ 15، صفحہ 341، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

**کان تہائی یا اس سے کم کٹا ہو، تو قربانی جائز ہے، لیکن مستحب ہے کہ جانور ایسے عیب سے بھی پاک ہو،** چنانچہ امام اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 1340ھ/1921ء) سے سوال ہوا کہ ایک گائے کا کان چرا ہوا ہے، جیسے گاؤں کے لوگ بچپن میں کان چیر دیتے ہیں کہ طول یا عرض میں شق ہو جاتا ہے، مگر وہ ٹکڑا کان ہی میں لگا رہتا ہے، جدا نہیں ہوتا۔۔۔ ایسی گائے کی قربانی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا : "بلاشبہہ جائز ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں بالکل سلامت ہوں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 458، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر : FatwaQA-084

تاریخ اجراء : 27 ربیع الاول 1448ھ/10 ستمبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net